Pharmaceutical Review
ISSN 2220-5187, Constituted by Pharmacist Federation

EDITORIAL

اداریہ

تاریخ: جون 24، 2017

نمبر: 32-17/PF

پنجاب ڈرگ رولز 2007 میں شیڈول جی Schedule-G کا فوری، حقیقی اور عملی نفاذ ماہرین کا خواب، حالات کا تقاضہ، نظام صحت کی ضرورت اور مسائل کا بہترین حل ہے۔

پنجاب ڈرگ رولز 2007 گذشتہ دس سالوں کی مسافت کے بعد آج کی موجودہ شکل میں سامنے آیا ہے۔ اور اسکی موجودہ حالت یقیناً اسکے گمنام بانیوں نے کبھی سوچی بھی نہ تھی۔ اور نہ ہی اس خیال و تصور کو الفاظ کا وجود بخشنے والے نامعلوم خالق اور اسے قلم و قرطاس کی نذر کرنے والے انجانے لکھاری نے سوچی ہوگی۔ لیکن ہم آج اپنے ادارے اور سٹاف کی طرف سے ان تمام گمنام، انجانے اور نامعلوم ماہرین، سرکاری افسران اور اساتذہ کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں، جنھوں نے ملک و قوم کو بہترین ادویاتی و طبی سہولیات کی فراہمی کا تصور اجاگر کیا۔ اس حسین خواب کی عملی تعبیر بخشی۔ اور اپنا خون جگر دے کر اس خوبصورت چراغ کو روشن کیا۔ ہم جانتے ہیں کہ اس ساری کہانی کے کئی کردار ابھی تک زندہ اور عملاً متحرک ہیں۔ لیکن ہم انہیں ذاتی و شخصی کی بجائے مجموعی طور پر خراج عقیدت پیش کرتے ہیں۔ اور انکی صحت، زندگی اور بخشش کی دعا کرتے ہیں۔

چنانچہ پنجاب ڈرگ رولز 2007 کی ترامیم جون 6، 2017 کو عمومی اطلاع عام کیلئے شائع ہوئیں۔ اور حکومت نے ماہرین، پیشہ ورانہ تنظیموں اور ادویاتی اداروں سے روایتی موقف بیان کرنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ جسکے لئے پورے صوبے میں ایک انجانہ اضطراب محسوس کیا جا رہا ہے۔ اور ایک غیر یقینی ہیجانی کیفیت پائی جاتی ہے۔ جس پر کئی افراد اور تنظیموں نے گہری تشویش کا بھی اظہار کیا۔ انہوں نے اپنے اپنے انداز میں حکومت پنجاب سے ڈرگ رولز 2007 میں بار بار ترامیم کرنے کی مزاحمت کی۔ حصوصاً شیڈول جی Schedule-G کے عملی نفاذ پر زور دیا۔ کیونکہ پنجاب ڈرگ رولز 2007 میں اس شیڈول جی کے علاوہ اور کوئی قابل ذکر بات ہے ہی نہیں۔ جسے پہلے تین سالوں کے لئے موخر کیا گیا۔ پھر جناب سلمان تاثیر مرحوم (سابقہ گورنر) نے مذید سات سالوں کیلئے غیر موثر کر دیا۔ اب جب کہ اس سال 2017 میں اس کا عملی نفاذ ہونا ہے۔ پورے صوبے میں ادویات کا غیر قانونی دھندہ کرنے والوں نے طوفان بدتمیزی برپا کر دیا ہے۔ ان کی ہڑتالوں اور احتجاجوں کو مرکز و محور یہی شیڈول جی ہے۔ چنانچہ اس تناظر میں حکومت پنجاب، محکمہ صحت اور سرکاری اداروں نے پہلے قانون و انصاف کی بالا دستی اور قیمتی انسانی جانوں کے تحفظ کا بھاشن دیا اور پھر اسی ڈرگ مافیاء کے سامنے گھٹنے ٹیک دیئے۔

چنانچہ اگر حکومت نے پنجاب ڈرگ رولز 2007 کی اصل روح یعنی شیڈول جی کے نفاذ کو اب اگر تیسری بار معطل کر کے غیر موثر کیا تو قوم، تاریخ اور شعبہ ادویہ و طب انہیں کبھی معاف نہیں کریگا۔ کیونکہ پوری قوم خوب سمجھتی ہے کہ صوبائی حکومت گزشتہ دو عشروں سے زیادہ عرصہ سے مسلم لیگ (ن)

کے زیر تسلط ہے۔ جس کے گلو بٹ بھی معروف ہیں۔ لوڈ شیڈنگ ختم کرنے کے ببانگ دہل دعوے بھی ریکارڈ پر ہیں۔ لوگ تو انکے پورے صوبے میں پینتیس پنکچر کی بھی بات کرتے ہیں۔ اور حالیہ پاناما، ڈان، وکی اور نیوز لیکس جیسے سکینڈلوں کا بھی چرچا ہے۔ مگر ہم کسی سیاسی شہادت، قطری خط اور اپنی عظیم بہن عافیہ صدیقی کی بات نہیں کرتے۔ اور نہ ہی سانحہ ماڈل ٹاؤن کا ذکر کرتے ہیں۔ جہاں عوامی تحریک کے سیاسی، معصوم اور بے قصور کارکنان کو گولیوں سے اڑا دیا گیا۔ ان پر ایسے تشدد ہوا جیسے ہندوستان کشمیریوں اور اسرائیل فلسطینیوں پر کرتا ہے۔ ہم صرف مطلب کی بات کرتے ہیں۔ پنجاب ڈرگ رولز 2007 کی مذید شکل نہ بگاڑنے کا عاجزانہ مطالبہ کرتے ہیں۔ حکومت کے عوام دشمن فیصلوں کی مخالفت کرتے ہیں۔ بے کس و بے حال مریضوں کی پیٹھ میں چھرا گھونپنے اور ادویات کی سبزی دال کیطرح فراہمی، فروختگی اور استعمال کی حوصلہ شکنی کرتے ہیں۔ کیونکہ حالیہ ترامیم سے غیر تعلیم یافتہ، غیر متعلقہ اور غیر پیشہ ورانہ لوگ زیادہ سے زیادہ مادی مفادات کیلئے انسانی صحت اور زندگی کی پرواہ نہیں کرینگے۔ ماہرین ادویات کی حقیقی، سائنسی اور پیشہ ورانہ ذمہ داریوں کی ادائیگی مذید دشوار ہو جائے گی۔

چنانچہ ہم اپنی بات کی مذید تشریح کے لئے کسی زخمی ہرن کی تمثیلی مثال دینا چاہیں گے۔ جسے بھیڑیوں کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا گیا ہو۔ اور اسے قانونی شکل دینے کے لئے شیڈول جی Schedule-G کے عملی اطلاق کو موخر کر دیا جائے۔ یا پھر مرغی کے بچوں کو چیلوں کے سپرد کر دیا جائے۔ یا بلی دودھ کی رکھوالی بنا دی جائے۔ یا پھر بکرا قصائی کے سپرد کر کے ڈرگ مافیاء کو قانونی تحفظ عطاء کر دیا جائے اور بے قصور عوام اور مریضوں کو چھری پھیر کر قربان کرنے کا بطریق احسن اہتمام کیا جائے۔ حالانکہ محکمہ صحت، وزیر قانون، گورنر پنجاب اور وزیر اعلی پنجاب خوب جانتے ہیں کہ شیڈول جی کو موخر کرنا کبھی عوامی مفاد میں ہو ہی نہیں سکتا۔ کیونکہ یہ پیشہ ورانہ مثبت کردار کا مجازی قتل ہے۔ اصول اور قانون کی خلاف ورزی ہے۔ بین الاقوامی ادویاتی اداروں کی تجاویز کی صریحاً توہین ہے۔ اور پیشہ ورانہ تنظیموں کے مطالبات کو ٹھکرانے کے مترادف ہے۔ اسلئے حکومت پنجاب کو لوگوں کے غیر قانونی کاروبار کو قانونی تحفظ دینے سے گریز کرنا چاہیے۔ اور قلیل مادی مفاد کیلئے پوری قوم کو قربان کرنے کا فیصلہ نہیں کرنا چاہئے۔ بلکہ فیصلہ کرنا تو دور کی بات اس مطالبے کو زیر بحث لانا اور قابل غور سمجھنا بھی قابل تشویش اور باعث شرم ہونا چاہئے۔ جو یقیناً ملکی سطح پر ہی نہیں بلکہ پوری دنیا میں مزید بدنامی و رسوائی کا بہترین سبب بنے گا۔

پروفیسر ڈاکٹر طہٰ نذیر Ph.D

مدیر اعلیٰ: رسالہ الادویہ, PHARMACEUTICAL REVIEW

ISSN: 2220-5187; W.: http://pharmarev.com/

C.: +92 321 222 0885, E.: tahanazir@yahoo.com